سوال

(557) کاروبار جاری رکھنے کے لئے بہن کو حصہ نہ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید فوت ہوا۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی ورثاء سے ہے۔ لڑکے بہن کو حصہ شرعی ورثہ کا اس بناء پر دینا نہیں چاہتے کہ دونوں بھائی مشترکہ کاروبار جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ سردست تقسیم کی ضرورت نہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی بہن شادی شدہ ان سے زیادہ امیر ہے۔ اور عرصہ دراز سے خانہ آباد ہے صحیح مسئلہ کس طرح ہے بطور حجت یہ بھی کہا کہ لڑکی کو شرعی حصہ وراثت دینے کی اصلی غرض یہ ہے کہ لڑکی مال پر قابض رہے۔ اور اپنی ضروریات کو پورا کرسکے۔ خاوند یا خسر جبراً مال پر قابض نہ ہوں۔ جیسے انصاری لیکن فی زمانہ مسلمانوں میں یہ بات پائی نہیں جاتی۔ خاوند منکوحہ کے مال پر جبراً قبضہ کرلیتا ہے۔ ایسی حالت میں حصہ شرعی دے۔ یا نہ دے۔ جب کہ اصل مقصود مفقود ہے۔ (قاسم علی اورسیر پنشنز بہاولپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لڑکی کا حصہ منصوص شرعی ہے۔ ایسی ویسی حجتوں سے کسی طرح ضائع نہیں ہوسکتا ہاں دوکان کو یکجا رکھنا چاہتے ہیں۔ تو بہن کو بھی شریک دوکان رکھیں۔ اور اس کے حصہ کے مطابق نفع تقسیم کریں۔ اپنی کارکردگی کا معاوضہ حسب دستور نصف یا کم وبیش لے کر باقی نفع رسدی ہمشیرہ کو دیں اور اس کے حصہ کی رقم درج ہی کھانہ بھی کریں۔

تشریح

لڑکی بہر صورت اپنے حصے کی حقدار ہے۔ کوئی حیلہ اس کو محروم الارث قرار نہیں دے سکتا۔ اس قسم کی سب حجتیں بے کار ہیں۔ اگر وہ مالدار ہے۔ بھائی غریب یا زیادہ حاجت مند ہیں۔ تو اس صورت میں وہ کو اپنے بھائیوں پر رحم کھا کر اپنا حصہ محض اپنی رضامندی سے معاف کردے تو یہ بات الگ ہے فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ١٧٨ سورة البقرة

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص518

محدث فتویٰ